بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — ٹیلیگرافک ایڈریس: الفضل ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۱۴ تبوک ۱۳۴۶ ہش ۹ جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ ۱۴ ستمبر ۱۹۶۷ء | نمبر ۲۰۵

اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۱۳ ستمبر۔ مکرم مولوی محمد صاحب صوبائی امیر ڈھاکہ سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد محترم چوہدری فضل احمد صاحب ناظر دیوان اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال پر مشتمل جو وفد مرکز سے مشرقی پاکستان روانہ ہوا تھا۔ وہ بخیریت وہاں پہنچ گیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

—• مکرم سید جواد علی صاحب مبلغ اسلام واشنگٹن سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم قریشی مقبول احمد صاحب بخیریت وہاں پہنچ گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں وہاں دین کی بیش از بیش خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے (نائب وکیل التبشیر)

—• مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۶۷ء کو بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مکرم لطیف خالد صاحب فیجر احمدیہ بک شاپ فری ٹاؤن سیرالیون کا نکاح بعوض ایک ہزار پانچ سو روپیہ حق مہر مکرمہ نسیم فرحت صاحبہ بنت قریشی عبدالرحمٰن صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ کے ساتھ پڑھا۔ لطیف خالد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی کے لڑکے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے آمین

—• ربوہ میں چند ایک ملیریا کے کیس پائے گئے ہیں جو کہ کراچی اور میانوالی سے آئے ہیں۔ لہذا محکمہ ملیریا اراڈیکیشن کے زیر انتظام ربوہ میں دوبارہ سپرے کیا جا رہا ہے مقامی احباب کو چاہیئے کہ محکمہ مذکورہ کے کارکنان سے پورا پورا تعاون کریں۔ نیز کراچی اور میانوالی سے آنے والے احباب ربوہ میں موجودہ جائے رہائش کے متعلق دفتر ٹاؤن کمیٹی میں ۲۰؍۹ تک اطلاع کر دیں۔ تا کہ ان کے خون کا ڈاکٹری معائنہ کروایا جا سکے۔ (سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

—• شیخ رفیع الدین احمد صاحب مرکزی سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی کچھ عرصہ سے زیادہ بیمار ہیں۔ شیخ صاحب بڑے مستعد اور جوان ہمت کارکن ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ شیخ صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

قاضی عبدالرحمٰن سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خود نیک بنو اور اپنی اولاد کیلئے عمدہ نمونہ نیکی اور تقوی کا ہو جاؤ

اولاد کو متقی اور دیندار بنانے کیلئے پوری کوشش اور دعا بھی کرو

"حضرت داؤد علیہ السلام کا ایک قول ہے کہ میں بچہ تھا جوان ہوا اب بوڑھا ہو گیا۔ میں نے متقی کو کبھی ایسی حالت میں نہیں دیکھا کہ اسے رزق کی مار ہو اور نہ اس کی اولاد کو ٹکڑے مانگتے دیکھا۔ اللہ تعالےٰ تو کئی پشت تک رعایت رکھتا ہے۔ پس خود نیک بنو اور اپنی اولاد کیلئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقوے کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کے لئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اسی قدر کوشش اس امر میں کرو۔

خوب یاد رکھو کہ جب تک خدا تعالےٰ سے رشتہ نہ ہو اور سچا تعلق اس کے ساتھ نہ ہو جاوے۔ کوئی چیز نفع نہیں دے سکتی ..... پس وہ کام کرو جو اولاد کے لئے بہترین نمونہ اور سبق ہو اور اس کے لئے ضروری ہے کہ سب سے اول خود اپنی اصلاح کرو۔ اگر تم اعلےٰ درجہ کے متقی اور پرہیزگار بن جاؤ گے اور خدا تعالےٰ کو راضی کر لو گے تو یقین کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ تمہاری اولاد کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرے گا۔

قرآن شریف میں خضر اور موسےٰ علیہما السلام کا قصہ درج ہے کہ ان دونوں نے مل کر ایک دیوار کو بنا دیا جو یتیم بچوں کی تھی وہاں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا۔ ان کا والد صالح تھا۔ یہ ذکر نہیں کیا کہ وہ آپ کیسے تھے۔ پس اس مقصد کو حاصل کرو۔ اولاد کے لئے ہمیشہ اس کی نیکی کی خواہش کرو۔ اگر وہ دین اور دیانت سے باہر چلے جاویں پھر کیا؟ اس قسم کے امور اکثر لوگوں کو پیش آجاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ششم ۱۰۹/۱۱۰)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۶۷ء

کیا اسلام سائنٹفک طریق سے بھی دہریت کی تردید کرتا ہے

(۲)

بے شک اللہ تعالیٰ ان ظاہری آنکھوں سے غیب ہے اور دکھائی نہیں دیتا مگر وہ عقل کی آنکھوں کو صاف صاف نظر آجاتا ہے۔ اس پیشگوئی پر جو اعتراضات بعض لوگوں نے نادانی سے کئے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جگہ ان کا جواب بھی دیا ہے۔ جن کے ذکر کی یہاں ضرورت نہیں۔

کیا باری تعالیٰ کے وجود کے اس ثبوت کا کوئی رد موجودہ سائنسی فلسفہ پیش کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ الغرض ایسی عظیم الشان پیشگوئیاں جو پوری ہو چکی ہیں۔ موجودہ سائنس خواہ کتنی بھی ترقی کر جائے ان کا رد نہیں کر سکتی۔ باری تعالیٰ کے وجود کا یہ ایک تاریخی ثبوت ہے اور بڑے بڑے عقلمند کی سمجھ میں آنے والا لاجواب ثبوت ہے۔

علاوہ ازیں دیگر نشانات ہیں جن کا رد سائنس اور فلسفہ نہیں کر سکتے۔ اور یہ نشانات عین سائنس کے اولین اصولوں کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا

یعنی جو لوگ ہمارے لئے کوشش کرتے ہیں۔ ہم ان کو اپنے ملنے کے راستوں پر راہ نمائی کرتے ہیں۔ اب تک دنیا میں لاکھوں نہیں کروڑوں ایسے انسان پیدا ہو چکے ہیں۔ جنہوں نے یہ مجاہدہ کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو پا لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو پا لینے کا ایک ذریعہ اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی ہے۔ نہ صرف ان لاکھوں کروڑوں انسانوں کی شہادت ہی ہمارے پاس موجود ہے۔ جنہوں نے باری تعالیٰ کو پا لیا بلکہ آج بھی ہر انسان اپنے تجربہ اور مشاہدہ سے اس کی تصدیق کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ مجاہدہ ان طریقوں سے کرے جو اس کے لئے مقرر ہیں۔ یہ طریقے کوئی جادو ٹونے کے طریقے نہیں ہیں بلکہ سیدھے سادھے طریقے ہیں اور ان طریقوں کا مرکزی نقطہ "دعا" جیسی آسان چیز ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"کیا ہم اس زندگی میں جو ہماری آخرت کے ذخیرہ کے لئے ہی ایک بیج ہے اس بات پر راضی ہو سکتے ہیں کہ ہم اس سچے اور کامل اور قادر اور زندہ خدا پر صرف قصوں اور کہانیوں کے رنگ میں ایمان لاویں یا محض عقلی معرفت پر کفایت کریں۔ جو اب تک ناقص اور ناتمام معرفت ہے۔ کیا خدا کے سچے عاشقوں اور حقیقی دلدادوں کا دل نہیں چاہتا کہ اس محبوب کے کلام سے لذت حاصل کریں۔ کیا جنہوں نے خدا کے لئے تمام دنیا کو برباد کیا۔ دل کو دیا، جان کو دیا۔ وہ اس بات پر راضی ہو سکتے ہیں۔ کہ صرف ایک دھندلی سی روشنی میں کھڑے رہ کر مرتے رہیں۔ اور اس آفتاب صداقت کا منہ نہ دیکھیں؟ کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ اس زندہ خدا کا اَنَا الْمَوْجُوْدُ کہنا وہ معرفت کا مرتبہ عطا کرتا ہے کہ اگر دنیا کے تمام فلاسفروں کی خودتراشیدہ کتابیں ایک طرف رکھیں۔ اور ایک طرف اَنَا الْمَوْجُوْدُ خدا کا کہنا تو اس کے مقابل وہ تمام دفتر ہیچ ہیں جو فلاسفر کھل کر اندھے رہنے۔ وہ ہمیں کیا سکھلائیں گے۔ غرض اگر خدا تعالیٰ نے سچے

طالبوں کو کامل معرفت دینے کا ارادہ فرمایا ہے۔ تو ضرور اس نے اپنے مکالمہ اور مخاطبہ کا طریق کھلا رکھا ہے۔ اس بارے میں اللہ جل شانہٗ قرآن شریف میں یہ فرماتا ہے۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

یعنی اے خدا ہمیں وہ استقامت کی راہ بتا جو راہ ان لوگوں کی ہے جن پر تیرا انعام ہوا ہے۔ اس جگہ انعام سے مراد الہام اور کشف وغیرہ آسمانی علوم ہیں جو انسان کو براہِ راست ملتے ہیں۔ ایسا ہی ایک دوسری جگہ فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔

یعنی جو لوگ خدا پر ایمان لا کر پوری پوری استقامت اختیار کرتے ہیں۔ ان پر خدا تعالیٰ کے فرشتے اترتے ہیں اور یہ الہام ان کو کرتے ہیں کہ تم کچھ خوف اور غم نہ کرو تمہارے لئے وہ بہشت ہے جس کے بارے میں تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔ سو اس آیت میں بھی صاف لفظوں میں فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کے نیک بندے غم اور خوف کے وقت خدا سے الہام پاتے ہیں۔ اور فرشتے اتر کر ان کی تسلی کرتے ہیں۔ اور پھر ایک اور آیت میں فرمایا ہے۔

لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ

یعنی خدا کے دوستوں کو الہام اور خدا کے مکالمہ کے ذریعہ سے اس دنیا میں خوشخبری ملتی ہے۔ اور آئندہ زندگی میں بھی ملے گی۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص۱۸۶ تا ص۱۸۸)

۔۔۔۔ اور میں ہوں!

فضائے بیکراں ہے اور میں ہوں
مرا عزم جواں ہے اور میں ہوں

خدا جانے مری منزل کہاں ہے
غبارِ کہکشاں ہے اور میں ہوں

مجھے سوزِ محبت کی قسم ہے
سرورِ جاوداں ہے اور میں ہوں

تری یادِ حسیں کی ہے کرامت
بہارِ بے خزاں ہے اور میں ہوں

زمانہ سن رہا ہے سربزانو
کسی کی داستاں ہے اور میں ہوں

شگوفے زخم، شعلے، پھول کانٹے
نگہ کا امتحاں ہے اور میں ہوں

مجھے دینا ہے پیغامِ محبت
مقابل میں جہاں ہے اور میں ہوں

مرے ذمے ہے ابلاغِ صداقت
ہجومِ دشمناں ہے اور میں ہوں

وہی ہنگامۂ دار و رسن ہے
وہی حق کا بیاں ہے اور میں ہوں

ترا دامانِ رحمت اور تو ہے
مری ننھی سی جاں ہے اور میں ہوں

سعید احمد اعجاز

سفرِ یورپ سے کامیاب مراجعت کے موقع پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں انصار اللہ ربوہ کا سپاسنامہ

مورخہ ۷؍ستمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی سفرِ یورپ سے کامیاب مراجعت پر مجلس انصاراللہ ربوہ کی طرف سے جو خصوصی تقریب انصاراللہ ہال میں منعقد ہوئی تھی اس میں مکرم ابوالمنیر مولوی نورالحق صاحب زعیم اعلےٰ انصاراللہ ربوہ نے مندرجہ ذیل سپاسنامہ حضور کی خدمت میں انصاراللہ ربوہ کی طرف سے پیش کیا:۔

سیدنا واماما! حضور ایدہ اللہ کے مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن کے افتتاح اور یورپ کے رہنے والوں کو خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانے اور ان پر اتمامِ حجت کرنے کے بعد کامیاب مراجعت پر انصاراللہ ربوہ حضور کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔

حضور کا یہ سفر تاریخ میں ایک نہایت اہمیت رکھنے والا اور مستقبل میں ہونے والی جماعتی ترقیات کے لئے ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ یہ سفر قرآن مجید کی پیشگوئیوں کے مطابق ہوا ہے اور پیشگوئیوں کا ظہور مختلف رنگوں میں اور مختلف اوقات میں ہوا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ذوالقرنین کا ذکر کرتے ہوئے اس کے دو سفروں کا ذکر فرماتا ہے ایک وہ سفر جو اسنے مغرب کی طرف کیا اور ایک وہ سفر جو اس نے مشرق کی طرف کیا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ذوالقرنین اور اس کے سفر کا ذکر کرتے ہوئے اپنی کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم میں فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف صرف قصہ گو کی طرح نہیں ہے بلکہ اسکے ہر ایک قصہ کے نیچے ایک پیشگوئی ہے۔ اور ذوالقرنین کا قصہ مسیح موعود کے زمانہ کے لئے ایک پیشگوئی اپنے اندر رکھتا ہے"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۱)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تشریح سے یہ واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید میں یہ ایک اہم پیشگوئی ہے کہ مسیح موعودؑ خود یا آپؑ کی نیابت میں آپؑ کے بعض خلفاء مغربی اور مشرقی ممالک کی طرف بعض اہم سفر کریں گے۔ اور ان سفروں کے نتیجہ میں انذار کے بعد ان قوموں پر یا تو تباہی آ جائے گی اور وہ نیست و نابود ہو جائیں گے یا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپؐ کے فرزند جلیل پر ایمان لاکر سلامتی اور امن کے قلعہ میں داخل ہو جائیں گے۔

حضور نے سفرِ یورپ پر روانہ ہوتے وقت جو غرض اپنے سفر کی بیان فرمائی تھی وہ اس پیشگوئی کو پورا کرنے والی ہے۔ پس حضور کا سفرِ یورپ اختیار کرنا اور اللہ تعالیٰ کا ان تمام سامانوں کو مہیا کرنا جن کے ذریعہ یورپ کے رہنے والوں پر اتمامِ حجت ہو جائے اس بات کی دلیل ہے کہ یہ سفر خدا تعالیٰ کی خاص تقدیروں میں سے ایک تقدیر ہے۔ حضور کے سفر کے دوران جو خبریں ہمیں پہنچیں اُن سے پوری طرح واضح ہوتا ہے کہ بذریعہ پریس کانفرنس۔ ٹیلیویژن۔ اخبارات اور تقاریر حضور کی آواز ہر ملک کے کونے کونے تک پہنچی۔ اور ہر شخص پر حضور کی منشاء کے مطابق اتمامِ حجت ہوئی۔

پس اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر ہم جس قدر بھی اللہ تعالےٰ کا شکر بجا لائیں کم ہے۔

سیّدنا! جہاں حضور کے اس سفر سے قرآن مجید کی پیشگوئی کا ایک حصہ پورا ہوا ہے ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ حضور کو تشنہ روحوں کی پیاس بجھانے کے لئے مشرقی ممالک کی طرف بھی سفر کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ پیشگوئی کا دوسرا حصہ بھی پورا ہو۔

سیدنا! حضور کا یہ سفر اسلئے بھی مبارک ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو روانگی سے قبل یورپ میں اسلام کے غلبہ کے عظیم الشان نظارے دکھائے۔ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور جماعت کے دیگر احباب کو بھی ایسے نظارے دکھائے گئے جو اس سفر کے بابرکت ہونے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ پھر سفر کے دوران حضور کو بتایا گیا کہ جو کام حضور کے ہاتھوں سرانجام پا رہا ہے سب مبارک ہے۔ الغرض یہ سب خوشخبریاں جماعت کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوئی ہیں۔ اور ہم اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ ان غیبی خبروں کے مطابق جلد ہی اسلام کی اشاعت اور غلبہ کے سامان پیدا فرمائے گا۔

سیدنا! اللہ تعالیٰ کی پیشگوئیوں کے مطابق اب جماعتِ احمدیہ دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے اور پاکستان اور بیرون پاکستان میں احمدی جماعتیں تیز رفتاری سے بڑھ رہی ہیں۔ پس بیرون پاکستان کے مخلص نومسلم جو مختلف ممالک میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہوئے ہیں ان کی روحیں اور جسم تڑپ رہے تھے اور چاہتے تھے کہ کسی طرح سے انہیں اُن عظیم محسنوں کی زیارت نصیب ہو اور اُن کی صحبت میں بیٹھنے کا انہیں موقع نصیب ہو جن کی بدولت اسلام جیسی عظیم نعمت انہیں نصیب ہوئی۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیسے محسنِ اعظم کے غلام انہیں میسر آئے۔ پس ان تڑپنے والی روحوں کو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے دیکھا اور اُن کی آہ وزاری کو سُنا اور حضور کے دل میں سفرِ یورپ کی تحریک فرمائی اور تشنہ روحوں کی سیری کا انتظام فرمایا۔

سیدنا! حضور اپنے مغربی سفر کے پیشِ نظر پوری طرح اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مشرقی ممالک کے رہنے والوں کے بھی وہی جذبات ہیں جو مغربی ممالک کے رہنے والوں کے ہیں اور ان کی تڑپتی ہوئی روحیں آسمانی بارش کی آمد کی انتظار میں بے قرار ہیں۔ پس ہمیں یقین ہے کہ حضور اُن کی طرف بھی توجہ فرمائیں گے اور اُن کی تسکین کا سامان بہم پہنچائیں گے۔

امامِ محترم! جس دن سے حضور مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے ہیں اُس دن سے ہی جماعت کا ہر بچہ ہر جوان اور ہر بوڑھا حضور کے دل میں اپنے لئے محبت کا ایک سمندر موجیں مارتا ہوا پاتا ہے۔ حضور ہم میں سے ہر ایک کے ساتھ ہمارے باپوں سے زیادہ شفقت کرتے ہیں اور ہماری ماؤں سے بڑھ کر ہم سے محبت کرتے ہیں۔ حضور ہمارے دکھوں کو دیکھ کر تڑپ جاتے ہیں۔ حضور کی اس محبت کو دیکھ کر ہر فردِ جماعت کا دل آپ پر قربان ہے اور یہ اسی محبت کا نتیجہ ہے کہ حضور کے سفر کے دوران سب انصار ربوہ نے رو رو کر دعائیں کیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب امام کو اُن کے مقاصد میں کامیاب کرے اور حضور کامیابی کا سہرا باندھے ہم میں جلوہ افروز ہوں۔

سیدنا! حضور نے اپنے سفر کے دوران جن محبت بھرے الفاظ کے ساتھ ہم انصار اور دیگر افرادِ جماعت کو یاد فرمایا اُن سے ہر ایک کے دل میں حضور کی محبت کی آگ شعلے مارنے لگی ہے۔ اور اُس محبت کے نتیجہ میں ہر ایک حضور پر پروانے کی طرح نثار ہونا چاہتا ہے۔

سیدنا! حضور نے اپنے سفر میں جو مشاہدات کئے ہیں اُن کی بناء پر حضور نے جماعت کو تحریک فرمائی ہے کہ وہ پہلے سے کہیں زیادہ قربانیاں دینے کے لئے تیار رہیں۔ ہمارے آقا خدا تعالیٰ نے جماعت کو آپ کے مسندِ خلافت پر متمکن ہونے کے وقت سے اب تک حضور کے ارشادات پر لبیک کہنے کی توفیق دی ہے۔ اور ہم اب بھی اپنی اس قلبی کیفیت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ہم انشاء اللہ خدا کی دی ہوئی توفیق سے حضور کے ہر مطالبہ پر لبیک کہیں گے۔ اور ہم اپنے جذبات

کے اظہار کے لئے وہی کچھ کہتے ہیں جو مدینہ کے انصار نے محبوب آقا فداہ نفسی و روحی کی خدمت میں عرض کیا تھا۔ گو ہم انصار مدینہ کے خاک پا بھی نہیں۔ اُن کا مقام بہت بلند تھا لیکن آج ہمارے جذبات وہی ہیں جو اُن کے تھے پس اے ہمارے محبوب آقا ہمارے اموال ہماری جانیں اور ہماری اولاد سب آپ پر فدا ہے۔ اور جو کچھ ہمارا ہے وہ سب آپ کا ہے۔ ہمیں آپ میدان سے پیٹھ پھیرنے والے نہیں پائیں گے۔

انشاء اللہ۔

بالآخر حضور کی خدمت میں درخواست ہے کہ آپ ہم عاجزوں کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں پر پردہ پوشی فرمائے اور ہمیں حضور کے معیار کے مطابق قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تا اسلام کا غلبہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں۔

ہم ہیں حضور کی توجہ اور دعاؤں کے محتاج

اراکین مجلس انصاراللہ ربوہ

چندہ مساجد اور احمدی خواتین

(حضرت سیدہ امّ متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

۲۳ر اگست تا ۸ر ستمبر چندہ مساجد کے سلسلہ میں دو ہزار تین سَو ترپن روپے کے وعدہ جات اور تین ہزار چھ سَو ستّر روپے کی وصولی ہوئی ہے گویا کہ چندہ مساجد کے کُل وعدہ جات ۸ر ستمبر تک چار لاکھ اڑتالیس ہزار ایک سَو بیالیس روپے اور کل وصولی تین لاکھ ترانوے ہزار نوّے روپے ہو چکی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔

اب جبکہ مسجد اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعمیر ہو چکی ہے ہماری ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ ہم مسجد پر خرچ ہوئی ہوئی رقم کو پورا کریں۔ اس مد کو پورا کرنے کے لئے ابھی اکاون ہزار آٹھ سَو روپے کے وعدہ جات اور ایک لاکھ چھ ہزار نو سَو روپے کی ضرورت ہے۔ پچپن ہزار کے وعدہ جات ایسے ہیں جن کی ابھی تک وصولی نہیں کی گئی۔

میں عہدہ داران لجنات اماء اللہ اور تمام احمدی خواتین کو اس طرف توجہ دلاتی ہوں کہ وہ اگلے تین ماہ میں اس کے لئے بے حد جدوجہد کریں تا جلسہ سالانہ تک ہم اس چندہ سے سبکدوش ہو سکیں۔ بقایاجات کی وصولی کی جائے۔ جن بہنوں نے ابھی تک اس بابرکت تحریک میں حصہ نہیں لیا انہیں اس کی اہمیت واضح کرکے شامل کیا جائے۔ جہاں لجنات کی تنظیم ابھی تک قائم نہیں وہاں کی مستورات اپنی جماعت کے پریذیڈنٹ کی معرفت اپنا چندہ بھجوادیں۔ بہرحال کوشش اور پوری کوشش کی جائے کہ کوئی ایک عورت بھی ساری دنیا کی احمدی عورتوں میں سے ایسی نہ رہ جائے جس نے مسجد نصرت جہاں کی تعمیر میں حصہ نہ لیا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم غلبۂ اسلام کے لئے قربانی کے بعد قربانی دیتے چلے جائیں۔

اجتماع انصاراللہ ساہیوال

مجالس انصاراللہ ضلع ساہیوال کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ساہیوال میں مؤرخہ ۲۳-۲۴ ستمبر کو انصاراللہ کا اجتماع منعقد ہو رہا ہے جس میں مرکز کی طرف سے بھی علماء شمولیت فرمائیں گے۔ انصاراللہ کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اجتماع کی برکات سے مستفیض ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

اہلِ یورپ نے اسلام قبول نہ کیا تو ان پر تباہ کُن عذاب نازل ہونگے

رسولِ اکرم صلعم کی پیشگوئیوں کے مطابق پوری دُنیا میں اسلام غالب ہو کر رہیگا

(منقول از روزنامہ شہباز پشاور)

پشاور ۱۶ر اگست۔ مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا امیر سابق صوبہ پنجاب جماعت احمدیہ نے آج یہاں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جماعتِ احمدیہ کے قیام کی غرض اسلام کو از سرِ نو زندہ کرنا اور اسے دُنیا میں پھیلانا ہے۔ اس کے زندہ کرنے سے یہ مراد ہے کہ مرورِ زمانہ سے جو غلطیاں اس میں داخل کر دی گئی ہیں ان سے اسے پاک کیا جائے اور ہمارے پیارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے اسلام کو اس کی نہایت ہی پیاری اور دلکش شکل میں دنیا میں ظاہر کیا جائے اور قرآنی انوار اور معارف سے انسانوں کو آگاہ کیا جائے۔ اور اسلامی تعلیم کی برتری کو ثابت کیا جائے۔

ڈنمارک کی مسجد کے افتتاح کے لئے ہمارے امام حافظ مرزا ناصر احمد صاحب گزشتہ ماہ کے شروع میں یورپ گئے۔ آپ نے یورپ کے باقی مشنوں کا بھی دورہ کیا جس کا ذکر وہاں کے مختلف اخبارات میں تفصیل سے آیا ہے یورپ کے بعض بڑے بڑے آدمی آپ کو ملنے کے لئے آئے اور آپ کے اعزاز میں دی گئی دعوتوں میں شریک ہوئے اور آپ سے اسلام کے متعلق سوالات کرتے رہے۔ وہ آپ کی شخصیت سے بے حد متاثر ہوئے جس کا ذکر خاص طور پر وہاں کے اخبارات میں آیا۔ آپ کے لئے پریس کانفرنسیں بھی منعقد کی گئیں۔ آپ کے انٹرویو ٹیلیویژن پر بھی نشر کئے گئے جو کروڑوں انسانوں نے سنے اور دیکھے۔ آپ نے واضح الفاظ میں اہلِ یورپ کو متنبہ کیا کہ اگر وہ اسلام قبول کرکے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی اختیار نہیں کریں گے تو ان پر تباہ کر دینے والے عذاب آئیں گے۔ آپ نے پادریوں کو قبولیتِ دعا کا چیلنج بھی دیا۔ اس طور سے آپ نے تمام یورپ کو اسلام کی طرف متوجہ کر دیا ہے۔ وہاں کے بعض لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول بھی کیا۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید کرتے ہیں کہ ان کوششوں کے نتیجہ میں یورپ اسلام کی طرف آئے گا اور دنیا میں اسلام کا غلبہ ہوگا۔

(روزنامہ شہباز پشاور ۱۷ر اگست ۱۹۶۷ء)

منظوری امیر ضلع بہاولپور

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم چوہدری رحمت اللہ صاحب کی منظوری بطور امیر ضلع بہاولپور کی میعاد تا ۳۰-۴-۶۸ منظور فرمائی ہے۔ متعلقہ جماعتیں نوٹ فرمالیں۔

(ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

تقرر امیر حلقہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مکرم چوہدری غلام حسین صاحب سکنہ گوہدپور ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ کو بطور امیر حلقہ ڈسکہ تا ۳۰-۴-۶۸ منظور فرمایا۔ متعلقہ جماعتیں نوٹ فرمالیں۔

(ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

پتہ درکار ہے:- مکرم غلام احمد اشرف صاحب ہیڈ کلرک دفتر انہار بہاولپور کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر وہ خود یہ اعلان دیکھیں تو اپنے نمبر وصیت سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۱۰ر ستمبر ۱۹۶۷ء تک شوریٰ انصاراللہ کے لئے تجاویز بھجوائی جا سکتی ہیں

قائد عمومی
مجلس انصاراللہ مرکزیہ

نامور شخصیتیں

چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب

(منقول از "انجمن" مصنفہ سید وحید الدین صاحب)

(۱)

شیخ اعجاز احمد صاحب نے ایک ملاقات کے دوران مجھے یہ دلچسپ واقعہ سنایا کہ جن دنوں علامہ اقبال اپنی مشہور آفاقی کتاب "پیام مشرق" مرتب فرما رہے تھے انہیں ایک مقدمے کی پیروی کے سلسلے میں جھنگ جانا پڑا عجب اتفاق ہے کہ اسی مقدمے میں سر عبد القادر اور چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان بھی پیش ہو رہے تھے اور جھنگ جاتے وقت علامہ اقبال کے ہم سفر تھے علامہ مرحوم ریل کے سفر کے دوران سر عبد القادر اور چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان کو "پیام مشرق" کے اشعار سناتے رہے "پیام مشرق" کی "پیشکش بحضور اعلیٰ حضرت امیر امان اللہ خان فرمانروائے افغانستان" میں، جہاں علامہ نے پیر مغرب شاعر المانوی (گوئٹے) کا اور اپنا مقابلہ کرتے ہوئے فرمایا ہے —

او چمن زادے، چمن پروردۂ
من دمیدم از زمینِ مردۂ
او چو بلبل در چمن فردوس گوش
من بہ صحرا چوں جرس گرم خروش

وہاں انہوں نے مندرجۂ ذیل دو اشعار بھی ان دونوں احباب کو سنائے تھے جو بعد میں کسی وجہ سے "پیام مشرق" میں شائع نہیں ہوئے اور اب صرف چوہدری صاحب اور شیخ صاحب کے حافظے میں محفوظ ہیں۔

از محبتِ عزیز کشورے
من چو یوسف ہندئی سوداگرے
از غلامی ضعفِ پیری در بدن
از غلامی ضعفِ پیری در بدن
از غلامی روح گردد بار تن

اس چھوٹے سے واقعے سے ظاہر ہوتا ہے کہ چوہدری صاحب ایک اعلیٰ قانون دان ہی نہیں ہیں، ادب و شاعری سے بھی انہیں گہرا شغف ہے۔ شاید اسی لئے اپنی تحریر اور گفتگو میں اردو اور فارسی کے معیاری اشعار بیان کر جانا اُن کا معمول ہے۔

دوستوں کے ساتھ وضعداری

چھوٹوں کے ساتھ روا داری کا یہ عالم ہے کہ چوہدری صاحب اب بھی جب پاکستان تشریف لاتے ہیں تو اپنے پرانے دوستوں کو اور ان کے بچوں کو خاص طور پر بلواتے ہیں۔ اور کوشش یہی کرتے ہیں کہ ان کا میزبان اُن سب کو کھانے پر مدعو کرے۔ ایک سال پہلے کی بات ہے وہ کراچی تشریف لائے۔ میرے لڑکے ایاز الدین نے کہا کہ میں بھی چوہدری صاحب کو دیکھنا چاہتا ہوں لہذا میں اسے اپنے ہمراہ لے گیا اس ملاقات میں چوہدری صاحب سے بہت گفتگو ہوئی۔ اور مختلف معاملات پر وہ جس انداز سے باتیں کرتے رہے میرا لڑکا جو چند سال قبل ولایت سے تعلیم حاصل کر کے آیا ہے اس سے بہت متاثر ہوا۔ اور چوہدری صاحب کی غیر معمولی ذہانت پر ششدر ہو کر اُس نے واپسی پر مجھ سے سوال کیا کہ

"چوہدری صاحب کی اس قدر کامیابی اور ترقی کا راز ان کی ذہانت کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے؟"

میں نے کہا — ہاں! — میں تمہیں سب سے بڑا راز بتا سکتا ہوں —

"ماں کی دعا"

یہ بات میں نے اس علم کی بناء پر کہی کہ چوہدری صاحب کو واقعی اپنی والدہ ماجدہ سے بے پناہ محبت تھی اور وہ ہمیشہ ایک سعادت مند بیٹے کی طرح اپنی ماں کا احترام کرتے رہے ان کی والدہ بھی اپنے فرمانبردار بیٹے پر جان چھڑکتی تھیں اور ہر وقت کی دعاؤں میں انہیں یاد رکھتی تھیں

دوسرے دن پھر چوہدری صاحب سے ملاقات ہوئی تو میں نے لڑکے کا سوال اور اپنا جواب انہیں سنایا۔ چوہدری صاحب نے فرمایا

"تم نے سچ کہا"

41

یہ کہہ کر وہ چند لمحوں کے لئے گہری سوچ میں پڑ گئے جیسے انہیں اپنی شفیق والدہ کی تربیت اور محبت کا زمانہ یاد آ گیا ہو۔ اور اُن کی بے پناہ شفقت سے محرومی کا احساس جاگ اٹھا ہو۔

سادگی، شرافت، صاف گوئی اور معاملہ فہمی اُن کی فطرتِ ثانیہ ہے۔ خدا نے ان کو بڑے سے بڑے منصب پر سرفراز کیا، لیکن انہوں نے کبھی اپنے آپ کو خدا کے ایک حقیر اور ناچیز بندے سے زیادہ نہ سمجھا۔ تکبر اور نخوت و خود گی سے ان کا دامن ہمیشہ پاک رہا۔ اپنی ضروریات کو انہوں نے اس قدر محدود کر رکھا ہے کہ ہزاروں روپے کی ماہوار آمدنی ہوتے ہوئے اُن کی اپنی ذات پر چند سو روپے سے زیادہ صرف نہیں ہوتے باقی روپیہ ہر ماہ ضرورتمند طلباء اور مستحق غرباء اور یتیموں کو بھیج دیتے ہیں۔ جس زمانے میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر منتخب ہوئے۔ تو ان کا معمول یہ تھا۔ کہ علی الصبح بیدار ہو کر غسل کرتے تو تولیہ صابن تک خود لے کر جاتے، پھر نماز پڑھتے اپنے کپڑوں پر خود استری کرتے اس کے بعد اپنے ہاتھ کا تیار کیا ہوا ناشتہ کرتے اپنے جوتوں پر خود ہی پالش کرتے پھر سیر کے لئے دو میل پیدل جاتے اور مقررہ وقت پر اقوام متحدہ کے دفتر پہنچ جاتے —— کبھی ایسا نہیں ہوا کہ وہ دفتر میں ایک منٹ کی تاخیر سے پہنچے ہوں۔

ان کی طبیعت میں اس قدر انکسار ہے کہ دنیا اپنے دل میں انہیں کسی اعزاز اور مرتبے کی شخصیت سمجھتی ہو وہ اپنا کوئی کام اپنے ہاتھ سے کرنا عار نہیں سمجھتے۔

میری لڑکی کی شادی کے موقع پر اتفاق سے چوہدری صاحب لاہور میں موجود تھے۔ مجھے ان کی موجودگی کا علم نہ تھا۔ لیکن جیسے ہی انہیں معلوم ہوا۔ میرے مکان پر تشریف لائے اور فرمایا۔

میں نے سنا ہے کہ آج شام کو تمہاری لڑکی کی شادی ہے۔ اس تقریب میں اگر کوئی کام میرے کرنے کا ہو تو بے تکلفی کے ساتھ کہہ دو میں اس کے لئے حاضر ہوں۔"

ان کی اس بزرگانہ شفقت سے میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور میرے منہ سے بے اختیار نکلا کہ آپ نے آج والد مرحوم کی غیر موجودگی اور اُن کی شفقت سے محرومی کے احساس کو دور کر دیا ہے"

شام کو بارات کی پیشوائی کے لئے وہ میزبانوں کے ہمراہ موجود تھے جب مہمانوں کو کھانا پیش کرنے کا وقت آیا تو چوہدری صاحب خود اس انتظام اور نگرانی میں گھر والوں کی طرح شریک تھے۔ ہر مہمان کے پاس جا کر خود دریافت کرتے اور دیکھتے کہ کہاں اور کس چیز کی ضرورت ہے۔ میں اکثر سوچتا ہوں، ان کی شہرت دنیا کے کونے کونے میں پھیل چکی ہے ان کے تعارف اور شناسائی کا دائرہ نامحدود ہے سرکاری فرائض اور ذمہ داریوں کے سلسلے میں ان کی مصروفیات اپنی جگہ ہیں لیکن ان سب باتوں کے باوجود انہوں نے تعلقات و مراسم کیلئے سالہا سال پہلے جو طریق اختیار کی تھی وہ اپنی جگہ قائم ہے انہیں دنیا کے کسی ملک سے جب بھی پاکستان آنے کا موقع ملتا ہے۔ مجھے اسی طرح یاد فرماتے ہیں۔ ان کی ہر ملاقات ایک درس ہوتا ہے باتوں باتوں میں قرآن و حدیث کے حوالے بھی اکثر دئے جاتے ہیں۔ اردو فارسی عربی اور انگریزی میں ان کا مطالعہ بے حد وسیع ہے۔

ان کے بہت سے لطائف مجھے یاد ہیں۔ مگر وہ انگریزی زبان میں ہیں احتمال ہے کہ اردو میں منتقل کرنے سے اُن کا لطف جاتا رہے گا۔ اس لئے کہ ہر زبان کا خاص مزاج اور خاص انداز ہوتا ہے۔

(انجمن (ذاتی یادداشتیں اور تاثرات) کا مجموعہ) صفحہ ۲۱۲ تا ۲۲۵

(مطبوعہ دسمبر ۱۹۶۵ء)

۱۵ ستمبر، شوریٰ خدام الاحمدیہ کیلئے تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ہے

تحریک جدید کب تک ہے!

بعض احباب جو تحریک جدید میں شامل ہوا کرتے تھے اب اسی بنا پر دستکش ہوگئے ہیں کہ یہ تحریک عارضی تھی اب اس میں شامل ہونا ضروری نہیں۔ انہیں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حسب ذیل ارشاد پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ فرمایا:-

تحریک جدید کسی ایک سال کے لئے نہیں دو سال کے لئے نہیں دس سال کے لئے نہیں۔ بیس سال کے لئے نہیں۔ سو سال کے لئے نہیں ہزار سال کے لئے نہیں۔ تحریک جدید اس وقت تک کے لئے ہے جب تک جماعت کی رگوں میں زندگی کا خون دوڑتا ہے"۔

جملہ قارئین کرام اس کا محاسبہ فرمائیں کہ وہ ایسی لازمی اور عظیم الشان تحریک کے مالی جہاد میں کس قدر حصہ لے رہے ہیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

مجلس خدام الاحمدیہ کا پچیسواں سالانہ اجتماع

۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۶۷ء

سالانہ اجتماع کے سلسلہ میں ضروری ہدایات علیحدہ شائع کی جا رہی ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ مجالس سے التماس ہے کہ ابھی سے اجتماع میں شمولیت کی تیاری شروع کر دیں کوئی ایک بھی مجلس ایسی نہیں رہنی چاہیئے جس کی سالانہ اجتماع کے موقع پر نمائندگی نہ ہو۔ قائدین مجالس اور عہدے داران جن پر خدام کی نگرانی اور تربیت کی ذمہ داری ہے ان کے لئے تو اجتماع میں شامل ہونا اشد ضروری ہے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

منسوخی وصیّت

مندرجہ ذیل موصی احباب کی وصایا صدر انجمن نے بوجہ عدم پتہ دلچا یا ازدالہ چھ ماہ منسوخ قرار دی ہیں۔ دفتر کو ان حضرات کے موجودہ پتہ کا علم نہیں ہے جس کی وجہ سے فرداً فرداً اطلاع نہیں دی جا سکتی۔ اسلئے اعلان ہذا ان احباب کو اطلاع دی جا رہی ہے۔

۱۔ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ولد عطا محمد خانصاحب موصی ۹۶۵۱ سابقہ سکونت موضع کھوڑ ضلع جہلم۔

۲۔ رحمت اللہ صاحب ولد محمد ظہیرالدین صاحب موصی ۱۱۰۵ سابقہ سکونت اعجب ضلع گوجرانوالہ

۳۔ محمد مبارک احمد صاحب ولد میر محمد ابراہیم صاحب موصی ۱۰۵۲۳ سابقہ سکونت قادیان ضلع گورداسپور

۴۔ خواجہ محمد شریف صاحب ۱۱۱۲ ملازم P. A. F.

۵۔ چوہدری شہاب الدین موصی ۱۱۶۹۲ ساکن کرتو ضلع شیخوپورہ

۶۔ چوہدری محمد اشرف صاحب موصی ۹۳۶۶ سابقہ سکونت سیالکوٹ

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مقالہ نویسی کا انعامی مقابلہ — آخری تاریخ میں توسیع

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزی کے تحت مقالہ نویسی کا انعامی مقابلہ منعقد ہو رہا ہے۔ جس کا موضوع ہے۔

"مصر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں از روئے قرآن کریم"

مقالہ دس سے پندرہ سو الفاظ پر مشتمل ہوگا۔ اس کے لئے آخری تاریخ ۱۵ ستمبر مقرر تھی لیکن اب مجالس کی سہولت کے لئے اس میں توسیع کر دی گئی ہے اور آخری تاریخ ۱۰ اکتوبر مقرر کر دی گئی ہے۔ خدام کو اس سہولت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونا چاہیئے۔ قائدین کرام خاص کوشش فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

ترسیل چندہ کے متعلق ضروری ہدایات

بعض ایسی جماعتیں جہاں ڈرافٹ بنوانے کے لئے ذرائع موجود ہیں اپنا چندہ ڈرافٹ کی بجائے چیک کے ذریعہ بھیجتی ہیں یہ غلط طریق کار ہے۔ کیونکہ چیک کی رقم اس وقت تک کسی جماعت کے حساب میں درج نہیں ہو سکتی جب تک افسر صاحب خزانہ کو صدر انجمن کے بنک کی طرف سے بجسے وہ چیک کی وصولی کے لئے بھجوایا جائے۔ رقم وصول ہونے کی اطلاع نہ مل جائے۔ اور اس میں اکثر کئی ہفتے اور بعض دفعہ مہینے اوپر عرصہ لگ جاتا ہے۔ لہٰذا تمام کارکنان مال کو تاکیدی ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ چیک کی بجائے ڈرافٹ کی صورت میں رقم بھجوایا کریں۔ تا ان کی مرسلہ رقم جلد سلسلہ کے کام آ سکے۔

اگر چندہ میں صدر انجمن کے نام کا کوئی چیک ہے۔ تو اسے الگ طور پر خزانہ صدر انجمن کو بھجوا دیا جائے۔ اوّل تو چندہ کی رقم مقامی جماعت کے نام چیک کے ذریعہ وصول کی جائے۔ اور اگر اتفاقاً صدر انجمن کے نام کا کوئی چیک ہو تو اسے ہرگز کسی بنک سلپ یا ڈرافٹ کی رقم میں شامل کر کے اکٹھی تفصیل نہ بھیجی جائے۔ کئی دفعہ دیکھا گیا ہے کہ ڈرافٹ یا بنک سلپ کی رقم تو کئی ہزار کی ہوتی ہے۔ لیکن اسکی تفصیل میں چند روپوں یا چند سینکڑے روپوں کا چیک شامل کر دیا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ہزاروں روپے کی رقم بھی انجمن کے کسی مصرف میں نہیں آتی۔ اور حساب سے باہر پڑی رہتی ہے جب تک چیک یا چیکوں کی چھوٹی سی رقم کے وصول ہونے کی اطلاع بنک کی طرف سے نہ مل جائے اور اس میں جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا کئی ہفتے بلکہ بعض دفعہ مہینہ سے اوپر عرصہ لگ جاتا ہے۔ پس کارکنان مال کو ایسے طریق کار سے جس سے انجمن کو نقصان پہنچتا ہو۔ کلیتہً پرہیز کرنا چاہیئے۔ اس میں جماعتوں کی بھی بڑی بدنامی ہوتی ہے۔ کیونکہ ذرا سی غفلت سے ان کا چندہ وقت پر ان کے حساب میں جمع نہیں ہوتا اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس جماعت نے چندہ کی وصولی کی طرف سے بہت غفلت برتی ہے۔

میں جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے کارکنان کی نگرانی کریں اور انہیں یہ اجازت نہ دیں کہ وہ محض سہل انگاری سے سلسلہ کا بھی نقصان کریں اور اپنی جماعت کی بدنامی کا موجب بنیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

چوہدری کمال الدین صاحب موصی ۱۱۷۳۲ ولد چوہدری روشن صاحب ساکن چک ۱۶ بھوڑو ضلع شیخوپورہ کے موجودہ پتہ کی دفتر کو ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو اسکے پتہ کا علم ہو تو مطلع فرمائیں۔ یا اگر موصی خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے پتہ سے دفتر کو فوری طور پر مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا غلام رسول جس کی عمر تقریباً ۳۳ سال ہے۔ میں نے اس کو کچھ چیزیں لانے کے لئے بازار بھیجا تھا۔ تقریباً اٹھارہ دن ہو چکے ہیں وہ گھر واپس نہیں آیا اگر کسی دوست کو اس کا علم ہو تو مجھے مطلع فرمائیں نیز احباب دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے بخیریت واپس لے آئے۔

(چوہدری شہاب دین چک ۳۶/۳R تحصیل اوکاڑہ ضلع ساہیوال)

دعائے مغفرت

خواجہ بخش الدین صاحب حویلی والے احمدی (داماد حاجی شمس الدین صاحب مانڈے والے) مورخہ ۹/۹ کو فوت ہو گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کو خدا تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(خواجہ محمد شفیع احمدی حویلی والا چکوال ضلع جہلم)

درخواست دعا

میرا لڑکا محمد اکرم بذریعہ کار کوئٹہ سے لندن کے لئے روانہ ہوا ہے۔ احباب اسکی اپنی منزل تک بخیریت پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔ احباب جماعت میری صحت کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔ (فضل بیگم محمد ستار چودھری کھاریاں)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۹۴۶

میں کرنل حبیب احمد ولد چوہدری عبدالمالک قوم جٹ پیشہ گورنمنٹ پنشنر عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہلول پور چک نمبر ۱۲۷ ۔ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۶/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے:-

(۱) ایک کوٹھی واقع دارالصدر غربی۔ ربوہ جس کی موجودہ مالیت ۴۵ ہزار روپے ہے۔

(۲) زرعی زمین پچیس ایکڑ موضع باجک ضلع بہاولنگر جس کی موجودہ مالیت ۳۵ ہزار روپے ہے۔

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس جائداد کے علاوہ میری ماہوار پنشن چھ صد پچیس روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ (شرط اوّل -/۲۵ روپے)

العبد: حبیب احمد دارالصدر غربی۔ ب۔ ربوہ
گواہ شد: حمید احمد کلیم مینیجر دارالصدر غربی ب ربوہ
الراقم: سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا
گواہ شد: صلاح الدین احمد ایڈووکیٹ ناظم جائداد

مسل نمبر ۱۸۹۴۷

امینہ بیگم زوجہ کرنل حبیب احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۶ سال بیعت ۱۹۳۹ء ساکن بہلول پور چک نمبر ۱۲ حال دارالصدر غربی ب۔ ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۶/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔

(۱) حق مہر مبلغ پندرہ سو روپے میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

۲۔ میرا زیور حسب ذیل ہے

طلائی چوڑیاں ۸ عدد وزنی ۱۰ تولے مالیتی ۱۲۰۰
طلائی جھمکے ۱ عدد وزنی ۲ تولے مالیتی -/۲۴۰ روپے
کانٹے دو عدد وزنی ۳ تولے مالیتی -/۳۶۰ روپے
طلائی بالیاں ایک عدد ۱½ تولہ مالیتی -/۱۸۰ روپے
طلائی انگوٹھیاں ۲ عدد ۱½ تولہ مالیتی -/۱۸۰ روپے
مجموعی وزن ۱۸ تولے مالیتی -/۲۱۶۰ روپے

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

(شرط اوّل -/۱۰ روپے)

الامتہ: امینہ بیگم زوجہ کرنل حبیب احمد
گواہ شد: حبیب احمد خاوند موصیہ دارالصدر غربی۔ ب، ربوہ۔
گواہ شد: حمید احمد کلیم مینیجر
الراقم: سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

مسل نمبر ۱۸۹۴۸

میں بشریٰ بشیر زوجہ بشیر احمد قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۶½ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ شہر حال ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ رجون ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱۔ زمین ۲ کنال واقع محلہ دارالعلوم غربی ربوہ مالیتی -/۸۰۰۰ روپے۔

۲۔ زیور جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

چوڑیاں دس عدد وزنی ۱۰ تولے
بندے سہ جوڑی وزنی ۱-۲ ،،
لاکٹ ایک عدد ۳-۲ ،،
انگوٹھیاں تین عدد ۱/- ،،
جملہ وزن ۲-۱۵ تولے

مالیتی ۷۵-۱۶۷۷ روپے۔
(مندرجہ بالا وزن میں ٹانکہ اور نگینے شامل ہیں لہذا -/۱۱۰ روپے فی تولہ کے حساب سے قیمت لگائی گئی ہے)

۳۔ نقد۔ مبلغ -/۲۰۰۰ روپے

میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں اس کے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا کوئی ترکہ ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میرا مہر مبلغ -/۲۰۰۰ روپے تھا جو کہ میں نے وصول کر کے مذکورہ بالا زمین خریدنے میں صرف کر لیا تھا۔

اس وقت میری ماہوار آمد ۲۵۵ روپے ہے میں اپنی ماہوار آمد کے جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ نوٹ:- میری وصیت یکم جولائی ۱۹۶۷ء سے نافذ فرمائی جائے

(شرط اوّل -/۵ روپے)

الامتہ: بشریٰ بشیر ۱۴/۲ دارالبرکات ربوہ۔ ضلع جھنگ۔
گواہ شد:- میاں محمد صادق ولد میاں امام دین مکان نمبر ۱۵/۲ محلہ دارالبرکات ربوہ
گواہ شد:- راشد احمد ولد امام الدین۔

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ویسٹ پاکستان سٹینڈنگ ریٹ کمیٹی شیڈول آف ریٹس والیوم III پارٹ II کمپوزٹ شیڈول آف ریٹس بابت ۱۹۶۶ء سے کم یا زائد کی شرح فی صد پر مبنی قریب ترین مکمل اعداد کے ٹنڈر ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر ملتان کو ۱۷ر اکتوبر ۱۹۶۷ء کے بارہ بجے دن تک مطلوب ہیں:-

۱۔ شیرشاہ کھنڈیاں سیکشن میں میل ۱۵-۱۲/۱۸۳ سے ۶-۵/۱۸۴ تک ڈبل ٹریک بنانے کے سلسلہ میں اور چشمہ جہلم لنک کنال پر پل تعمیر کرنے سے متعلق خانقاہ سراجیہ ہالٹ کو منتقل کرنے کے سلسلہ میں کام کا عمارتی حصہ (تخمینہ لاگت -/۸۰۰۰۰ روپے زر ضمانت -/۱۶۰۰ روپے عرصہ تکمیل ۵ ماہ)

۲۔ شیرشاہ۔ کھنڈیاں سیکشن میں کوٹلہ جام کے مقام پر گڈز سائیڈنگ اور گڈز پلیٹ فارم تعمیر کرنے کے سلسلہ میں کام کا عمارتی حصہ (تخمینہ لاگت -/۱۶۰۰۰ روپے زر ضمانت -/۳۲۰ روپے عرصہ تکمیل ۲ ماہ)

۳۔ مظفر گڑھ میں تیسرے درجہ کے مسافر خانہ کی تعمیر (تخمینہ لاگت -/۳۷۰۰۰ روپے زر ضمانت -/۷۴۰ روپے۔ عرصہ تکمیل تین ماہ)

۴۔ شیرشاہ کھنڈیاں سیکشن پر سنادان میں گڈز پلیٹ فارم کی تعمیر (تخمینہ لاگت -/۱۳۰۰۰ روپے زر ضمانت -/۲۶۰ روپے عرصہ تکمیل دو ماہ)

فارم ۱۸ر ستمبر ۶۷ء سے ۱۶ر اکتوبر ۶۷ء تک ایام کار کے دوران گیارہ بجے دن تک فروخت کئے جائیں گے مکمل شرائط ڈویژنل آفس پی ڈبلیو آر ملتان ورکس اکاؤنٹس سیکشن سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

ٹنڈر فارم ان ٹھیکیداروں کے ہاتھ فروخت کئے جائیں گے جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج ہیں۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں وہ بھی ٹنڈر ڈال سکتے ہیں۔ انہیں اپنے ٹنڈر کے ساتھ سابقہ تجربہ اور موجودہ مالی حالت پر مشتمل اسناد کی کسی گزیٹڈ افسر سے تصدیق شدہ نقول منسلک کرنی چاہئیں۔ ایسے ٹنڈر جن کے ساتھ موجودہ مسودات نہ ہوں گے مسترد کر دیئے جائیں گے۔ کمپوزٹ شیڈول آف ریٹس ۱۹۶۶ء ڈویژنل آفس پی ڈبلیو آر ملتان کے ورکس اکاؤنٹس سیکشن میں اوقاتِ کار کے دوران دیکھی جا سکتی ہے

INF (M) R 70/67

[redacted]

شجرکاری کا دوسرا مرحلہ

امید ہے گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی مجالس انصار اللہ نے شجرکاری کی مہم میں بھرپور حصہ لیا ہوگا۔ گو اکثر مجالس کی طرف سے ابھی تک رپورٹوں کا انتظار ہے مگر محض نئے پودے لگا دینا ہرگز کافی نہیں۔ جب تک کہ اس ننھی پود کی باقاعدہ دیکھ بھال اور سیرابی کا انتظام نہ ہوتا رہے امید ہے اس طرف بھی توجہ دی جا رہی ہوگی۔

(نائب قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

اسلام جائز ضرورتوں کیلئے روپیہ پس انداز کرنے سے منع نہیں کرتا

لیکن اسلام کی رُو سے ضرورت سے زائد روپے کو بند کرکے رکھنا منع ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اسلام کی رُو سے مال جمع کرنے کی حدود واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ایک شرط اسلام نے یہ بیان فرمائی ہے کہ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ (التوبۃ ع ۵) یعنی وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے راستہ میں اُسے خرچ نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کو تو دردناک عذاب کی خبر دے دے۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ جو شخص روپیہ کماتا اور اسے عشق میں بند کر لیتا ہے اللہ تعالےٰ کی راہ میں اسے خرچ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ ایسا شخص اسلامی نقطۂ نگاہ سے مومن نہیں کہلا سکتا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مومن بھی اپنی تجارتوں کو بڑھاتا ہے اور اگر وہ اپنی تجارت کو ترقی نہیں دے گا تو اس کے پاس روپیہ کہاں سے آئے گا۔ روپیہ کمانے کے لئے ضروری ہے کہ تجارت اور صنعت کو فروغ دیا جائے۔ لیکن اگر کسی تجارت یا صنعت کا یہ نتیجہ نکلے کہ انسان روپیہ جمع کرنا شروع کر دے اور بخل کا مرض اس میں اس قدر ترقی کر جائے کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنا اس پر گراں گزرنے لگے تو اسلامی تعلیم کے لحاظ سے وہ تجارت اور صنعت بالکل ناجائز ہو گی۔ وہی تجارت اور وہی صنعت جائز ہے جس کے نتیجہ میں بے کار روپیہ جمع نہ کیا جائے۔ ہاں وہ روپیہ جس کا رکھنا کسی خاص غرض کے لئے ضروری ہو مثلاً کام کے نقصان کو پورا کرنے کے لئے یا مکان وغیرہ بنانے کے لئے یا معذرانہ ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے یا بچوں کی شادی بیاہ کے لئے۔ ایسا روپیہ ہر شخص اپنے پاس رکھ سکتا ہے۔ یا مثلاً ایک شخص جس نے کارخانہ کھولا ہوا ہو اسے کارخانہ کے لئے کبھی لوہا خریدنا پڑتا ہے کبھی کوئلہ خریدنا پڑتا ہے کبھی مٹی کا تیل خریدنا پڑتا ہے کبھی آٹے یا سوجی کے لئے گیہوں خریدنا پڑتا ہے۔ یا اگر بوٹ کا کارخانہ اس نے جاری کیا ہوا ہے تو اسے مشینیں خریدنی پڑتی ہیں کیل خریدنے پڑتے ہیں۔ چمڑا خریدنا پڑتا ہے۔ اور پھر بعض دفعہ کارخانوں میں کام کرتے کرتے مشینوں کے پرزے ٹوٹ جاتے ہیں بعض دفعہ کوئی مشین ہی ناکارہ ہو جاتی ہے اور اس وقت ضرورت ہوتی ہے کہ اور مشین یا مشین کے اور پرزے خریدے جائیں۔ ان تمام کاموں کے لئے جب تک روپیہ پاس نہ ہو کوئی کارخانہ دار اپنے کارخانہ کو چلا نہیں سکتا۔ اسلام کے نزدیک اس قسم کے کاموں کو چلانے کے لئے جتنے روپے کی ضرورت ہو وہ انسان اپنے پاس رکھ سکتا ہے۔ یا مثلاً ایک شخص مکان بنانے کے لئے روپیہ جمع کرنا شروع کر دیتا ہے جس کے لئے اس کی روزانہ آمدنی کافی نہیں ہو سکتی۔ تو یہ اسلام کے خلاف نہیں ہوگا۔ اور نہ یہ اس رنگ میں روپیہ کا جمع کرنا کہلائے گا جس رنگ میں روپیہ کا جمع کرنا اسلام نے ناجائز قرار دیا ہے یہ صرف بعد میں آنے والے ضروری اخراجات کو جمع کرنے کی ایک جائز صورت ہوگی یا دوسرے الفاظ میں یوں کہہ لو کہ بعد میں اس نے جو کچھ خرچ کرنا ہے اس کے لئے یہ اس کی تیاری ہوگی۔ پس چونکہ یہ روپیہ محض جمع رکھنے کے لئے نہیں بلکہ کسی دوسرے وقت خرچ کرنے کے لئے ہے اس لئے اس قسم کی ضروریات کے لئے روپیہ پس انداز کرنا اسلام کی رو سے بالکل جائز ہے۔ ہاں جن لوگوں کے پاس ضرورت سے زائد روپیہ ہوتا ہے اور وہ اس روپیہ کو بند کرکے رکھ دیتے ہیں اسلام انہیں اس کی اجازت نہیں دیتا"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ اوّل صفحہ ۲۳۷، ۲۳۸)

درخواست دعا

محترمہ فردوس صاحبہ بنت شیخ کرم دین صاحب شدید بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت عاجلہ و کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(الفد احمد عابد۔ سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی۔ ربوہ)

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے دفاتر میں:-

محررین کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے دفاتر میں محررین کی ضرورت ہے۔ صرف وہی نوجوان جو خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں۔ اپنی درخواستیں مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۶۷ء تک سیکرٹری کمیشن (ناظر بیت المال آمد) کے نام بھجوائیں۔ تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک ہونا ضروری ہے اور عمر ۱۸ سال سے زائد اور ۲۸ سال سے کم ہو۔ جو امیدوار کمیشن کے امتحان اور انٹرویو میں پاس ہوں انہیں تاریخ تقرری سے ۹۰/- روپے ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔ ایک سال کا عرصہ امتحانی ہوگا۔ اس عرصہ میں امیدوار کا ٹائپ جاننا ضروری ہوگا۔ جس کی رفتار ۳۰ الفاظ فی منٹ ہوگی۔ اس کے بعد اگر ان محررین کا کام تسلی بخش ہوا۔ اور ٹائپ میں بھی پاس ہو گئے تو ان کا استقلال ہو سکے گا مستقل ہو جانے کے بعد

۹۰ - ۴ - ۱۳۰/EB ۵ - ۱۶۰ / EB ۶ - ۲۲۰

کا گریڈ دیا جائے گا۔

البتہ وہ گریجویٹ جنہوں نے تمام مضامین میں بی اے کا امتحان پاس کیا ہو انہیں ابتدائی تنخواہ ۱۱۵/- روپے ماہوار اور گریڈ ۲۶۰ - ۱۰ / ۲۲۰ - ۸ / ۱۶۰ - ۶ / ۱۳۰ - ۵ - ۱۱۵ دیا جا سکے گا۔ درخواست میں حسب ذیل کوائف درج کئے جائیں۔ نامکمل درخواستوں کو زیر غور نہیں لایا جائے گا (۱) نام امیدوار مع مکمل پتہ (۲) ولدیت (۳) تعلیمی قابلیت

۴۔ تاریخ پیدائش مع حوالہ سند۔

۵۔ سابقہ تجربہ بصورت ملازمت اگر ہو۔

۶۔ جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹری سرٹیفکیٹ

۷۔ چال چلن و دینی حالت کے متعلق امیر صاحب جماعت یا پریذیڈنٹ اور قائد خدام الاحمدیہ کی تصدیق۔

نوٹ: تاریخ امتحان اور انٹرویو کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ (۲) جو امیدوار اس وقت صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں کام کر رہے ہیں لیکن انہوں نے کمیشن کا امتحان پاس نہ کیا ہو تو ان کے لئے بھی اس امتحان میں شامل ہونا لازمی ہے ورنہ انہیں انجمن کی کارکنیت سے فارغ کیا جا سکتا ہے"

(سیکرٹری کمیشن نظارت بیت المال آمد)

داخلہ ایم اے عربی

تعلیم الاسلام کالج ربوہ

جن طلباء و طالبات کا ایم اے عربی میں داخلہ لینے کا ارادہ ہو وہ ۲۵ ستمبر سے قبل درخواست بھجوا دیں۔ اس کے بعد باقاعدہ کلاسز شروع ہو جائیں گی۔

طالبات کے لئے با پردہ تعلیم کا انتظام ہے اور رہائش کے لئے جامعہ نصرت (برائے خواتین) کے ہوسٹل میں انتظام موجود ہے احمدی طلباء و طالبات کے لئے دینی ماحول و دینی تعلیم کا فائدہ بھی ہے مستحق طلباء کو فیس کے سلسلے میں خاص مراعات دی جائیں گی۔ (قاضی محمد اسلم ایم اے کینٹب۔ پرنسپل)

داخلہ جامعہ احمدیہ

دینی شغف رکھنے والے میٹرک۔ ایف اے۔ بی اے۔ اور ایم اے پاس طلباء جو جامعہ میں تعلیم حاصل کرکے خدمت دین کرنا چاہتے ہیں ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جامعہ احمدیہ میں ۱۶-۱۷-اور ۱۸ ستمبر کو داخلہ ہوگا۔ خواہش مند طلباء اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان تاریخوں میں داخلہ انٹرویو کے لئے جامعہ میں صبح ۸ بجے پہنچ جائیں۔ (نوٹ: فارم داخلہ اور پراسپکٹس دفتر سے حاصل کریں)

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

رسالہ جات البشریٰ و مجلۃ الجامعہ کے متعلق ضروری اعلان

جامعہ احمدیہ کے سہ ماہی رسالے "مجلۃ الجامعہ" اردو اور "البشریٰ" عربی کے پرنٹر و پبلشر سید عبدالباسط صاحب کے فوت ہو جانے کی وجہ سے اور نئے پبلشر کے تقرر کی اجازت ہونے تک البشریٰ جلد ثامن جزو اوّل اور مجلۃ الجامعہ شمارہ ۱۳ شائع نہیں ہو سکا تھا اب حکومت کی طرف سے اجازت ملنے پر ہر دو رسالے شائع کرکے پوسٹ کئے جا چکے ہیں۔ تمام خریداران کو اس اعلان کے ذریعہ اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر کسی صاحب کو رسالہ نہ ملے تو مطلع فرما دیں۔ (مینیجر رسالہ مجلہ و البشریٰ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴